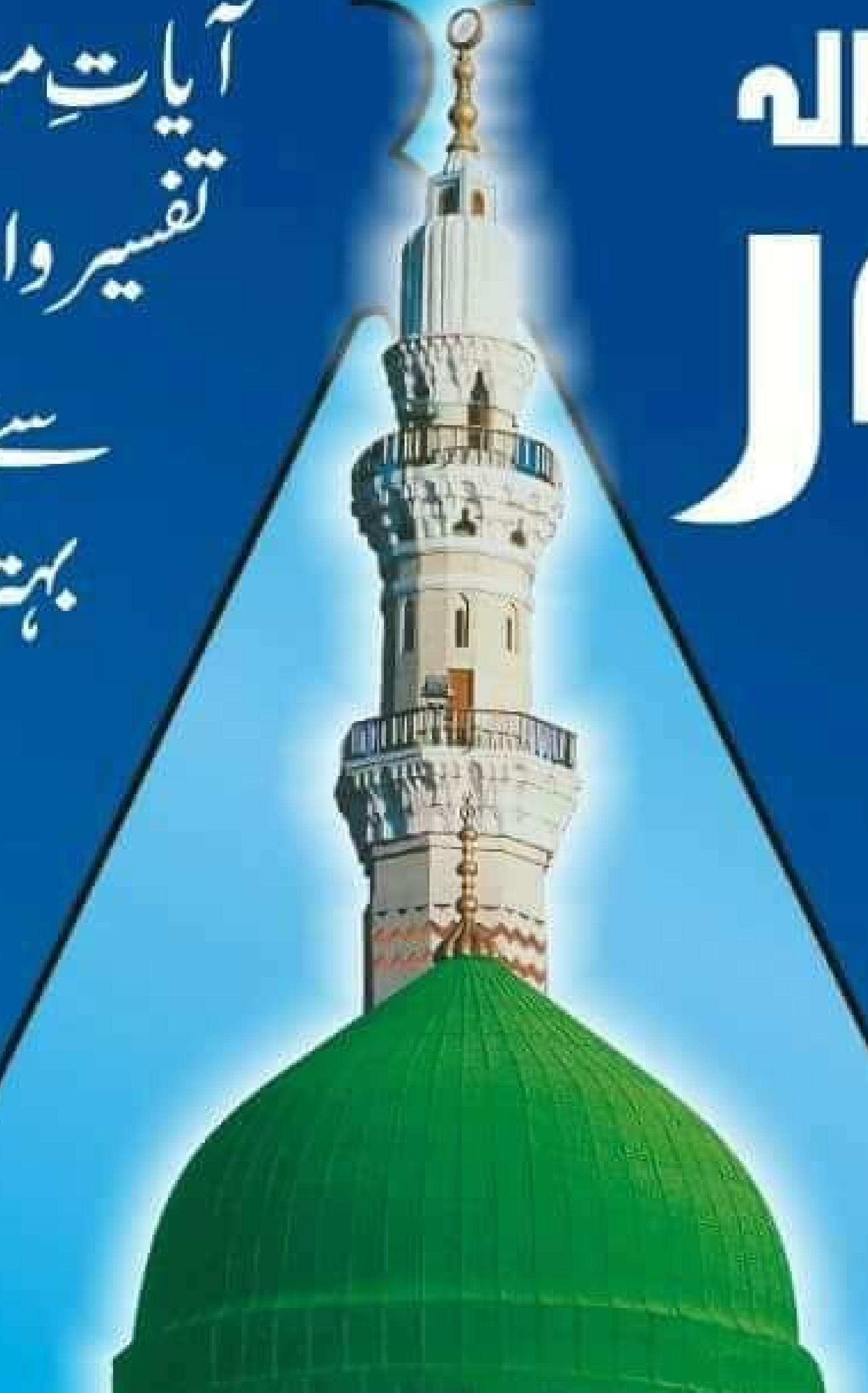
قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّكِتَابٌ مُّبِينٌ

رسالہ نور

آیاتِ مبارکہ
تفسیر واحادیث
سے سجا مختصر
بہترین گلدستہ



از قلم
ابو نعمان عرفان شریف المدنی

الطالعہ پبلشر جھنگ

قَدْ جَاءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَ كِتَابٌ مُّبِيْن

سب توں پہلے اللہ نے تیرے نور نوں بنایا ہے
حدیثاں وچ وی آیا اے رحمتاں دے در کھل گئے

رسالہ نور

آیات مبارکہ تفسیر واحادیث سے سجا مختصر بہترین گلدستہ

ازقلم ابونعمان المدنی

۸ ربیع الاول ۱۴۳۱ ہجری بروز منگل

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام	----------------	رسالہ نور
مولف	----------------	ابو نعمان عرفان شریف المدنی
ناشر	----------------	الطالعہ پبلشر جھنگ
زیرِ نگرانی	----------------	محمد عثمان شریف عطاری
اول ایڈیشن	----------------	
صفحات	----------------	20
ہدیہ	----------------	
تعداد	----------------	1000

ملنے کا پتہ

شیخ محمد حسین نیوز ایجنٹس اینڈ بک سیلر

فوارہ چوک سیشن روڈ جھنگ پنجاب پاکستان

فون:7621733 ,7626420-47-92+

الطالعہ پبلشرز جھنگ

بستی شہنی والی وارڈ نمبر 7 جھنگ سٹی

موبائل:0300-6504263،

E-mail:altaliyapublisher@gmail.com

انتساب

میں اس کتاب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتا ہوں۔ جن کے فضل و کرم سے ہم دُنیا و آخرت میں فیض یاب ہوتے ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے اپنے ماں باپ کو جن کی وجہ سے بندہ ناچیز قلم پکڑنے کے قابل ہوا۔

ابو نعمان عرفان شریف المدنی

کچھ ماموں جان کے بارے میں

بیس منٹ تک پہلے ٹھیک تھے پھر ان کی نبض ڈوبتی چلی گئی اور ساتھ جو رشتہ دار کھڑے تھے کلمہ کا ورد شروع کر دیا اور ان کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہو گیا اور بچوں کی طرح ہچکی لی اور فانی دنیا سے ہمیشہ کیلئے چلے گئے اور منوں خاک تلے سو گئے میری مراد میرے ماموں جان اور میرے بچوں کے نانا محترم حضرت ملک عمر حیات گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ بڑے نیک شخصیت تہجد گزار پانچ وقت کے نمازی اشراق و چاشت کے پابند اور ہر روز نماز فجر کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کا معمول سخی دل غریبوں اور رشتہ داروں کی مدد کرنے والے غمگسار ماشاء اللہ دو ہی بیٹے اور دونوں قرآن پاک کے حافظ ساری زندگی اصول حق اور سچ بات پر گزار دی بڑے ہی رعب دار شخصیت ماشاء اللہ بہت صحتمند خوبصورت دراز قد نیک طبیعت انسان تھے سادہ مزاج وفات کے بعد ان کے دو یا تین سوٹ ملے جو بار بار انہیں دھلا کر پہن لیتے پہلی مرتبہ ماموں جان رحمتہ اللہ علیہ مدنی قافلہ میں (تبلیغ کیلئے) تشریف لے گئے اور اور عمامہ شریف سجانے کی نیت کر لی عمامہ بھی سجا لیا کچھ دن سجائے رکھا ایک دن اپنی بیٹی سے ملنے جھنگ سے فیصل آباد جائیں تو راستے میں گوجرہ موڑ آتا ہے وہاں تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا اور قریبی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گے جب جماعت کا وقت آیا تو وہاں کے لوگوں نے ماموں جان سے کہا کہ علامہ صاحب نماز پڑھایں کیونکہ آپ نے کبھی جماعت نہیں کرائی تھی جیسے تیسے ان کو ٹالا واپس گھر تشریف لے اور عمامہ شریف اُتار دیا اور کہا کہ لوگ مجھے علامہ مولنا صاحب کہتے ہیں۔ جب ابھی حال ہی میں حضرت شاہ تراب الحق صاحب کا انتقال تو شاہ صاحب کے بیٹے عبدالحق شاہ صاحب نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور دیکھ کر بڑے بیٹے سے کہا بیٹے مری وصیت کے میری بھی نماز جنازہ آپ نے پڑھانی ہے۔

اپنے گھر میں محلہ کے بچوں کیلئے قرآن پاک کی مفت تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا ہوا اور محلہ کی مسجد جامع مسجد الحسنین کے متولی اور حال ہی میں بہت خوبصورت وضوخانہ اپنی نگرانی میں۔ بنوایا مجھ سے بڑی محبت میں فرماتے تھے آخری دن اپنے گھر والوں سے کہنے لگے ہن کھیڈ اختم ہو گیاں (یعنی اب

کھیل ختم) بیمار تو وہ رمضان المبارک سے ہی تھے علاج چل رہا تھا میں نے اپنے بچوں کی امی جان سے کہا کہ میں آپ کو کسی کے ساتھ بھیج دیتا ہوں کچھ دن اپنے ابو کے ہاں رہ جانا اور ایک فیملی جو انگلینڈ سے پاکستان جارہی تھی ان سے میری بات بھی ہوگئ لیکن شام کو ایک عجیب سی کیفیت محسوس ہوئی (حالانکہ میرا بالکل بھی ارادہ نہیں تھا ساتھ جانے کا) اور میں نے اپنے بچوں کی امی سے کہا کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں تا کہ میں بھی بیمار پرسی اور حال دریافت کرلوں بس میں نے اسی وقت اگلے روز کی صبح کی ٹکٹ کنفرم کرلی گھر والوں کو اطلاع کی ماموں جان رحمتہ اللہ علیہ کو بھی خبر پہنچی کہ ہم آرہے ہیں بڑے ہی خوش ہوے اور ہمارے لیے جوس اور گوشت وغیرہ بھی لے کے رکھ لیا ہم جیسے ہی ہم صبح صبح ایئرپورٹ جانے کیلئے نکلے چھوٹے بھائی کا فون آ گیا کہ ماموں جان رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت خراب ہوگی ہے ہم ان کو ایمرجنسی قریبی ہسپتال جھنگ لے کے جارہے ہیں ہسپتال لے گئے وہاں چیک اپ ہوا کچھ دیر ایڈمٹ بھی رہے اور کہنے لگے کہ میری بیٹی بھی آرہی ہے اور پنجابی میں کہا کہ اکھیاں نوں اکھیاں تک سن (یعنی میں ان کو اپنی زندگی میں دیکھ لوں گا) بس پھر ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ ان کو آپ فیصل آباد کے ایمرجنسی ہسپتال میں لے جاو سب ٹھیک تھا ہسپتال پہنچے تقریباً چار سے پانچ گھنٹے ہسپتال میں رہے ہم جب علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ لاہور پر ہمارے جہاز نے 1:50 پر لینڈ کیا موبائل کے سگنل آن ہوئے چھوٹے بھائی کا میسج آیا ہوا تھا کہ ماموں جان 10 بجے اللہ کو پیارے ہوگئے گھر پہنچ کر ان کے غسل اور جنازہ میں شرکت بھی ہوگئ بس دل میں ایک حسرت رہ گئی کہ ان سے ملاقات نہ ہوسکی۔

اللہ عزوجل ان کی قبر انور پر کروڑہا کروڑ رحمتوں کا نزول فرمائے اور جنت میں پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے آمین۔

ابونعمان عرفان شریف المدنی

تاریخ: 16-10-2016

نعت شریف

سوہنا مدنی آیا اے رحمتاں دے در کھل گئے
سوہنا آقا آیا اے رحمتاں دے در کھل گئے

سب توں پہلے اللہ نے تیرے نور نوں بنایا ہے
حدیثاں وچ وی آیا اے رحمتاں دے در کھل گئے

اللہ تے فرشتے وی سوہنے تے درود پڑھ دے
قرآں وچ وی آیا اے رحمتاں دے در کھل گئے

حلیمہ تیرے گھر اندر چمکیا ستارہ اے
نور والا آیا اے رحمتاں دے در کھل گئے

جیڑا تیرے آمد تے خوشیاں مناداں ہے
برکتاں نوں پایا اے رحمتاں دے در کھل گئے

عرفاں دی وی قسمت دا چمکیا ستارہ اے
میلاداں نوں منایا اے رحمتاں دے در کھل گئے

از قلم ابونعمان محمد عرفان عطاری المدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے

قَدْ جَاءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُّبِين۔

بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے نور (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آ گیا ہے اور روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں قَدْ جَاءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُّبِين رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

امام خازن رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں قَدْ جَاءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُّبِين ۔یعنی محمد ﷺ نما سماہ اللہ ہ نور الائنہ یھتدی بہ کما یھتدی بالنور فی الظلام۔ ترجمہ: بے شک تمھارے پاس اللہ کا نور یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور اس لیے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت

حاصل کی جاتی ہے جیسے اندھیرے میں نور یعنی روشنی سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے۔امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قیل: یرید بالنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مفسرین کا قول ہے کہ نور سے مراد پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (بیضاوی، التفسیر، ۱۰:۱۸:۴)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ہوالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ اس مراد پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس مراد ہے (سیوطی، تفسیر جلالین: ۱۱۱) امام صاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سمی نور لانہ ینور البصائر ویھدیھا الرشاد ولانہ اصل وکل نور حسی ومعنوی۔حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور اسلیے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بصارتوں کو نورانی بناتے اور کامیابی کیطرف ہدایت دیتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حسی ومعنوی نور کی اصل ہیں۔

امام نسفی فرماتے ہیں النور محمد ﷺ لا لانہ یھتدی بہ کما سمی سراجا نور سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ نور سے ہدایت ملتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج فرمایا۔(نفسی، مدارک التنزیل، ۱:۲۷۶۔)

علامہ اسماعیل حقی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں-المراد بالاول ھو الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، وبالثانی القرآن۔ پہلے نور سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے نور سے قرآن مجید ہے۔(اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، ۲:۳۶۹

ان تمام تفاسیر سے پتہ چلتا ہے کہ آیت مذکورہ میں جس نور کا ذکر ہے وہ نور مصطفی صلی

اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔

اللہ تعالی نے اس آیت مبارکہ میں مومنین کو آگاہ فرمایا ہے کہ میرا نور منیر آ گیا ہے اور اپنے ساتھ کھول کھول کر بیان کرنے والی کتاب بھی لے کر آیا ہے میرا یہ نور پہلے تو اپنی نورانی کرنوں سے تمھارے دلوں کو نور ایمان کی روشنی فراہم کریگا پھر تمھیں ایک ضابطہ حیات عطا فرمائے گا تا کہ تم اس نور کے عطا کردہ نور بصیرت کی مدد سے اس کتاب مبین کو پڑھو اور اس میں درج شدہ ہدایات کے مطابق عمل کر کے صراط مستقیم پر گامزن ہو جاؤ اور اپنے مقصد تخلیق کو پایہ تکمیل تک پہنچا دو امام المفسرین ابن جریر لکھتے ہیں۔

نور سے مراد یہاں ذات پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جن کی وجہ سے اللہ نے حق کو روشن کر دیا اسلام کو ظاہر فرمایا شرک کو نیست نابود کیا حضور نور ہیں مگر اس کیلئے جو اس نور سے دل کی آنکھوں کو روشن کرنا چاہے اللہ تعالی اس نور مجسم کی تابانیوں اور درخشانیوں سے ہمارے آینہ دل کو منور فرمائے اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی عنائیت فرمائے اور محبت سے بہرہ مند فرمائے آمین : جب اللہ تعالی اپنے محبوب کو نور فرما رہا ہے تو کسی کو کیا اعتراض کتاب مبین سے مراد قرآن مجید یہ کہنا کہ نور سے بھی مراد قرآن ہے درست نھیں کیونکہ واو عاطفہ تغایر پر دلالت کرتی ہے۔

ان قرآنی آیات سے ثابت ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک سے تمام کائینات تخلیق کی گئی۔

پھولا پھولا سہانا میں طیبہ باغ

مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا

سر جھکاتے ہیں الہی بول بالا نور کا

(سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کس چیز کو پیدا کیا)

صحابہ کرام کے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوا کہ کائینات میں سے سب سے پہلے کس چیز کو تخلیق کیا گیا یہ سوال اپنی جگہ نہایت اہم اور دلچسپ تھا اور اس کا تعلق کائینات کی حقیقت کو سمجھنے سے بھی تھا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بارگاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتایں کہ اللہ نے سب سے پہلے کس چیز کو تخلیق فرمایا اس پر آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا، یہ نور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے جہاں اس نے چاہا سیر کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ جنت تھی نہ دوزخ، نہ (کوئی) فرشتہ تھا نہ آسمان تھا نہ زمین، نہ سورج تھا نہ چاند، نہ جن تھے اور نہ انسان، جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اس نے اس نور کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلے حصہ سے قلم بنایا، دوسرے حصہ سے لوح اور تیسرے حصہ سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے حصہ کو (مزید) چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے عرش اٹھانے والے فرشتے بنائے اور دوسرے حصہ سے کرسی اور تیسرے حصہ سے باقی فرشتے پیدا کئے۔ پھر چوتھے حصہ کو مزید چار حصوں میں تقسیم کیا تو پہلے حصہ سے آسمان بنائے، دوسرے حصہ سے زمین اور تیسرے

حصہ سے جنت اور دوزخ بنائی۔۔۔ یہ طویل حدیث ہے۔ الفتاوی الحدیثیہ ابن حجر مکی: ۸۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ اما تحقیق امام قسطلانی امام زرقانی ج ۱ ص ۴۲ جواہر ابحار ج ۲ ص ۱۹۱ حدیث ۲

(سات سوسال سجدہ میں رہا)

وفی حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یا عمر اتدری من انا الذی خلق اللہ اول کل شیٔ نوری فسجد اللہ فبقی فی سجودہ سبع مائۃ عام فاول کل شیٔ فسجد اللہ نوری۔ الاخر۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر تو جانتا ہے میں کون ہوں؟ میں وہ ہوں سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا، تو میرے نور نے اللہ تعالی کو سجدہ کیا سات سو سال سجدہ میں رہا تو سب سے پہلے جس نے اللہ کو سجدہ کیا وہ میرا نور تھا یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا اے عمر کیا تو مجھے جانتا ہے؟ میں کون ہوں۔ میں وہ ہوں کہ اللہ نے عرش کو میرے نور سے بنایا، اور کرسی کو میرے نور سے بنایا، لوح قلم کو میرے نور سے بنایا، اور شمس وقمر کو میرے نور سے بنایا، آنکھوں کے نور میرے نور سے بنایا اور عقل کو میرے نور سے بنایا، مومنوں کے دلوں میں نور معرفت کو میرے نور سے پیدا فرمایا یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا (جواہر البحار ج ۲ ص ۵۴۳)

(مومن لوگ میرے نور سے پیدا کیے گیے ہیں)

شیخ عبدالحق محدث دھلوی اپنی مشہور کتاب مدارج النبوت میں حدیث نقل کرتے ہیں (

انا من نور اللہ والموٴمنون من نوری وفی روایتہ انا من اللہ والمومنون منی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اللہ عزوجل کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں اور مومن

لوگ میرے نور سے پیدا کیے گیے ہیں اور ایک دوسری روایت میں ہے میں اللہ عزوجل سے ہوں اور مومنین مجھ سے ہیں (مدارج النبوتہ پ ۲ ص ۱۶۱) ان احادیث مبارکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ کے نور ہونے اور تمام مخلوقات کے نور مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہونے کا ثبوت ملتا ہے یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اپنے نور پیدا فرمایا اور آپ کے نور سے جمیع مخلوقات کو پیدا فرمایا۔

(اگلے اور پچھلے سب اندھیرے دور ہوں گے)

ایک دفعہ رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی محفل پاک میں حضرت عامر بن واثلہ تابعی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شان میں ایک قصیدہ پڑھا جس کا دل آویز مسرت شعر یہ تھا:

ان النبی ھوالنورالذی کسطت به عمایات ماضیا و باقیا

بیشک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے نور ہیں جس کے سبب اگلے اور پچھلے سب اندھیرے دور ہوں گے اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور نہ ہوتے یا آپ کو نور کہنا شرعا درست نہ ہوتا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ انکو ضرور منع کر دیتے اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے اور الحمد اللہ ہمارا بھی عقیدہ کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

(مجھے نور ہی نور کر دے)

وکان یقول فی دعاۂ: اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں یوں کہا کرتے

اللھم اجعل فی قلبی نورا، وفی بصری نورا،و فی سمعی نورا،وعن یمینی نورا وعن یساری نورا،و فوقی نورا،و تحتی نورا،واما می نورا وخلقی نورا واجعل لی نور

اے اللہ میرے دل کو نور کر دے میری آنکھ میں نور کر دے میری سماعت میں نور کر دے میری داہیں طرف کو نور کر دے۔ میری بایں طرف کو نور کر دے۔ میرے اوپر نور کر دے۔ میرے نیچے نور کر دے۔ میرے آگے نور کر دے۔ میرے پیچھے نور کر دے۔ مجھے نور ہی نور کر دے (ملخص من صحیح البخاری ۱۱۲۹ مطبوعہ دار احیا الترات العربی)

امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ اس بات میں شک نہیں کرتا بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب دعایں منظور ہیں بے شک اللہ تعالی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرماتا ہے جب مانگیں جو مانگیں اور یہ بات منقول نہ ہوئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئ دعا مانگی ہو اور وہ منظور نہ ہوئی

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعاے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
امامت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کر نکلی دعاے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(جبریل کی عمر کتنی ہے)

عن ابی هريره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سائل جبريل فقال يا جبريل كم عمرت سنين؟

فقال يارسول صلى الله عليه وسلم لست اعلم غير ان فى الحجاب الرابع نجما يطلع فى كل سبعين الف سنته مهر ايته اثنين وسبعين الف مرته فقال: يا جبريل وعزته ربى جلاله انا ذالك الكواكب:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت جبریل سے دریافت فرمایا جبریل ذرا یہ تو بتاؤ کہ تمہاری عمر کتنی ہے؟

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا آقا صلی اللہ علیہ وسلم میری عمر کا تو مجھے صیح اندازہ تو نہیں لیکن مجھے اتنا یاد ہے کہ (ساری کائنات کے پیدا ہونے سے پہلے اللہ تعالی کے حجابات عظمت میں سے) چوتھے پردہ عظمت میں ایک نورانی ستارہ چمکا کرتا تھا اور وہ ستارا ستر ہزار سال کے بعد ایک مرتبہ چمکتا تھا آقا میں نے اپنی زندگی میں وہ نورانی ستارہ بہتر ہزار مرتبہ دیکھا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (تبسم کناں چہرہ انور کے ساتھ) فرمانے لگے مجھے اپنے رب ذوالجلال کی عزت کی قسم وہ چمکنے والا ستارہ میں ہی ہو (جواہر البحار جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۰۸)

(چودہ ہزار سال پہلے میرے نور کو پیدا کیا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال كنت نورا بين يدى ربى قبل خلق آدم عليه السلام باربعته عشر الف عام آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالی نے میرے نور کو آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار سال پہلے پیدا فرمایا (جواہر البحار جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۹۴)

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے زمین اور کنارہ آسمان چمک گئے)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ مجھے کچھ نعت شریف پڑھنے کی اجازت عطا فرمایں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں پڑھو تو انہوں نے ایک نعتیہ قصیدہ پڑھا جس میں دو شعر یہ بھی تھے ترجمہ۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے تو آپ کے نور سے زمین اور کنارہ آسمان چمک گئے تو ہم اسی نور اور روشنی میں اور اس سے ہدایت کے راستے طے کر رہے ہیں۔

آمد سرکار سے ظلمت ہوئ کا فور ہے
کیا زمیں کیا آسمان ہر سمت چھایا نور ہے

(امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں)

فَاِنَّكَ شَمْسُ فَضْلٍ هم كَوَا كِبُهَا
يُظْهِرُوْنَ اَنْوَارَهَا لِنَّاسِ فِظُّلَمِ

یا حبیب اللہ آپ بزرگی کے سورج ہیں اور سارے نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تارے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی نور اندھیروں میں لوگوں کو پھیلاتے ہیں۔

(عرش پر نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم)

امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ المواہب اللدنیہ میں نقل کرتے ہیں جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو آپ کے نام کیساتھ ابو محمد کی کنیت سے بلایا آپ نے عرض کیا باری تعالی میری یہ کنیت کیسی ہے تو اللہ تعالی نے فرمایا پنا سر اٹھاؤ آپ اوپر دیکھا تو عرش

دیکھا تو عرش پر نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر تھا حضرت آدم نے پوچھا باری تعالی یہ نور کس کا ہے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے یہ تیری اولاد میں سے ہونگے ان کا نام آسمانوں پر احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اگر میں اسے پیدا نہ کرتا تو نہ تمہیں پیدا کرتا اور نہ زمیں و آسمان کو پیدا کرتا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دو دندان مبارک کے خلا سے نور نکلتا نظر آتا ہے (شمائل ترمزی مشکواہ شریف صفحہ نمبر ۸۱۸)

(دندان مبارک کا نور)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے اور ہنستے تو آپ کے دندان مبارک کا نور دیواروں پر چمکتا دیکھائی دیتا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد۔ ' (حجتہ اللہ صفحہ نمبر ۶۹۱ خصاص صفحہ نمبر ۷۴)

(نور کی شعاع میں سوئ کو دیکھ لیا)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں کپڑے سی رہی تھی کہ سوئ میرے ہاتھ سے گر پڑی تلاش کی مگر نہ مل سکی اسی دوران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے تو میں نے آپ کے چہرہ اقدس کے نور کی شعاع میں سوئ کو دیکھ لیا۔ (خصاص کبری صفحہ نمبر ۶۳)

سوزش گم شدہ ملتی ہے تبسم سے تیری
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

(نور کے ستارے)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں چرخہ کات رہی تھی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے بیٹھے اپنے جوتے کو پیوند لگا رہے تھے آپ کے پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے تھے جن سے نور کی شعاعیں نکل رہی تھی اس حسین منظر نے مجھے چرخہ کاتنے سے روک دیا بس میں آپ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا میں عرض کیا آپ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے ہیں جو نور کے ستارے معلو م ہوتے ہیں (ابن عساکر ابونعیم زرقانی علی المواہب ۲۲۵/۴)

(چاند کا ٹکڑا)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْل الله صلى الله عليه وسلم اِذَا سَر اسْتَنَارَ وَجْهُهُ

حَتّٰی كانهُ قِطْعَتهٌ من آ لقمَرِ

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسرور وشادماں ہوتے تو آپ کا چہرہ ایسا منور ہو جاتا کہ چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا (بخاری شریف۔ ۱/۵۰۲)

(ملک شام کے محلات روشن ہو گئے)

حدثنا لقمان بن عامر قال سمعت اباامامة قال قلت يا نبی الله ما كان اول بدء امرك؟قال دعوة ابی ابراهيم وبشری عيسی ورآت امی انه يخرج منها نور اضاء ت منها قصور الشام۔ ترجمہ: لقمان بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا ابتدائی معاملہ کس طرح تھا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں

اپنے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میری والدہ محترمہ نے دیکھا کہ آپ ﷺ سے نور نمودار ہوا کہ جس سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے۔ یہ روایت مسند احمد کے علاوہ مستدرک علی الصحیحین ،حدیث نمبر: 4140۔ معجم کبیر طبرانی، حدیث نمبر: 7631۔ دلائل النبوۃ للبیہقی ،حدیث نمبر: 17۔ خصائص کبری ج 1 ص 46

(اسی طرح شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرما گئے کہ)

حیرت در جمالِ باکمال وی خیرہ میشد مثل ماہ و آفتاب تاباں و روشن بود، و اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بودی ہیچ کس را مجال نظر و ادراک حسنِ او ممکن نبودی۔ (مدارجِ نبوت، 137/1)۔

حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سرِ انور سے لے کر قدمِ پاک تک نور ہی نور تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا نظارہ کرنے والے کی آنکھیں چندھیا جاتیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسمِ اطہر چاند اور سورج کی طرح منور و تاباں تھا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوہائے حسن لباسِ بشری میں مستور نہ ہوتے تو روئے مَنّور کی طرف آنکھ بھر کر دیکھنا ناممکن ہو جاتا۔

(کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں)

اسی لئے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرما گئے؛

وأحسنُ منكَ لم ترَ قطُّ عيني
وَأجمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النّسَاءُ
وَأجمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النّسَاءُ
خلقتَ مبرءاً منْ كلّ عيبٍ
كأنكَ قدْ خلقتَ كما تشاءُ

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین تر میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں اور آپ سے جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیئے گئے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے رب نے آپ کی خواہش کے مطابق بنایا:

ان احادیث مبارکہ اور روایات کی روشنی میں واضح ہوا کہ اگر اللہ تعالی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا نہ کرتا تو کائنات کی تمام روشنیاں بے نور ہوتیں اور کائنات کی تمام رونقیں معدوم ہوتیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ نور سے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا گیا اسی نور سے لوح وقلم عرش وکرسی فرشتے آسمان وزمین جنت ودوزخ اور جہان کے تمام انوار کو پیدا فرمایا۔

(کائنات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت سے ہی منور وروشن ہے)

اسی طرح امام سید ابوالحسن اشعری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ ایسا نور ہے کہ وہ کسی نور کی مثل نہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس روح اسی نور سے ہے اور فرشتے انہیں انوار سے جھڑے ہوے پھول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اصل کائنات ہیں اور کائنات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت سے ہی منور وروشن ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ذات باری تعالی کے نور کی تجلی خاص سے روشن ہے۔

ابونعمان المدنی

۸ ربیع الاول ۱۴۳۱ ہجری بروز منگل